شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

13

التاریخ الکبیر للبخاری کی سند پر غور کیے بغیر انقطاع کا شوشہ

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/عفا اللہ عنہ

ناشر:

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، أما بعد:

محترم قارئین! فتاوی امن پوری میں ہے:

"درج ذیل روایت بلحاظ سند کیسی ہے؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ: بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الأَسْمَاءِ، فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ اجْعَلْ فِيهِ رَحْمَةً وَشِفَاءً، لَمْ يَضُرَّهُ مَا كَانَ".

(التاريخ الكبير للبخاري: 22/4)

پھر شیخ امن پوری حفظہ اللہ نے جواباً سند کو ضعیف قرار دیا اور تیسری علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سلیمان بن عبداللہ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں"۔

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 494، ص: 8)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ شیخ امن پوری حفظہ اللہ نے سند پر غور کیے بغیر ہی سلیمان کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عدم سماع کا شوشہ چھوڑ دیا۔

سب سے پہلے امام بخاری رحمہ اللہ کا مکمل کلام پیش خدمت ہے:

"سُلَيْمَان بْن عَبْد الله بن عتريس بن قيس. روى عبد الرحمن بن يزيد، عن بشر بن زياد.

قَالَ لِي زَكَرِيَّا: "حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَان بْن عَبْد اللهِ بْنِ عِتْرِيسٍ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: "مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ: "بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الأَسْمَاءِ فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ، اجْعَلْ فِيهِ رَحْمَةً وَشِفَاءً، لَمْ يَضُرَّهُ مَا كَانَ".

(التاريخ الكبير للبخاري: 21/4-22)

یہاں امام بخاری رحمہ اللہ سے ایک چوک ہوئی ہے جیسا کہ امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

آپ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"سليمان بن عبد الله بن عتريس، روى عبد الرحمن ابن يزيد بن جابر، عن بشر بن زياد [عنه].

وإنما هو سليمان بن عبد الله، عن عتريس بن عرقوب".

"سلیمان بن عبداللہ بن عتریس۔ عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے بشر بن زیاد سے، انہوں نے سلیمان بن عبداللہ سے روایت کیا ہے جبکہ (صحیح یہ ہے کہ) یہ سلیمان بن عبداللہ ہے۔ انہوں نے عتریس بن عرقوب سے روایت کیا ہے"۔

(بيان خطأ البخاري بتحقيق المعلمي، ص: 38، ت: 173)

اسی طرح الجرح والتعدیل میں امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اپنے والد امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"سليمان بن عبد الله. روى عن عتريس بن عرقوب، روى عنه بشر بن زياد. سمعت أبي يقول ذلك".

"سلیمان بن عبداللہ۔انہوں نے عتریس بن عرقوب سے روایت کیا ہے اوران سے بشر بن زیاد نے۔میں نے اپنی والد سے یہی سنا ہے"۔

(الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم بتحقیق المعلمی:126/4، ت:543)

معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا "**سلیمان بن عبداللہ بن عتریس**" کہنا صحیح نہیں ہے، صحیح "**سلیمان بن عبداللہ**" ہے اور انہوں نے "**عتریس بن عرقوب**" سے روایت کیا ہے۔

راقم کہتا ہے کہ:

❁ امام بخاری رحمہ اللہ نے جس سند پر اعتماد کر کے سلیمان بن عبداللہ اور بشر بن زیاد کے ترجمے میں "**سلیمان بن عبداللہ بن عتریس**" لکھا ہے، اُس سند میں ہی غلطی ہے۔صحیح سند "**سلیمان بن عبداللہ، عن عتریس**" ہے۔ **کما سیأتی إن شاء اللہ.**

❁ امام ابوحاتم الرازی اور امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہما اللہ کے قول کی تائید مصنف ابن ابی شیبہ سے ہوتی ہے کیونکہ زیر بحث اثر مصنف ابن ابی شیبہ میں-دوجگہ-سلیمان، عن عتریس، عن ابن مسعود کے طریق سے ہی مروی ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی رحمہ اللہ (المتوفی:235ھ) فرماتے ہیں:

"**حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: "مَنْ قَالَ حِيْنَ يُوْضَعُ طَعَامُهُ: "بِسْمِ اللهِ خَيْرُ الأَسْمَاءِ، لِلهِ مَا فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْهِ بَرَكَةً وَعَافِيَةً وَشِفَاءً، فَلَا يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ**".

(مصنف ابن أبي شیبة بتحقیق محمد عوامة:402/12، ح:24988و289/15، ح:30183)

اور التاریخ الکبیر للبخاری میں ہے:

"**عتریس بن عرقوب. سمع ابن مسعود**".

"عتریس بن عرقوب۔انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے"۔

(التاریخ الکبیر بحواشی محمود خلیل:21/4-22)

❁ **شیخ امن پوری حفظہ اللہ کو حاشیہ پڑھنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔**

التاریخ الکبیر للبخاری کے جس نسخے سے شیخ حفظہ اللہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اثر نقل کیا ہے، اُس نسخے میں سلیمان بن عبداللہ کے نام پر حاشیہ لگا ہوا ہے۔جو انسان اُس حاشیہ کو پڑھے گا، وہ سند میں موجود خطا پر مطلع ہو جائے گا لیکن شیخ حفظہ اللہ نے حاشیہ پڑھنا بھی گوارا نہ کیا۔پتہ نہیں کس بات کی جلدی تھی، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔اللہ تعالی احادیث کی تحقیق میں عجلت سے بچائے۔آمین۔

اگر کسی کو ایسا لگتا ہے کہ شیخ نے حاشیہ پڑھا تھا لیکن اس سے متفق نہیں تھے تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ شیخ کیوں متفق نہیں تھے؟ عدم اتفاق کے دلائل کیا ہیں؟ شیخ سے گذارش ہے کہ برائے مہربانی اپنے دلائل قلم بند کریں اور علم میں اضافہ فرمائیں۔**واللہ ولی التوفیق.**

❁ **فائدہ:**

زیر بحث متن مختلف الفاظ کے ساتھ مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن وہ بھی نا قابل احتجاج اور نا قابل التفات ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”أخرجه أبو موسى، من طريق حفص بن أبي داود - وهو حفص بن سليمان القارئ، أحد الضعفاء في الحديث - عن عمر بن ذر، عن عبيد الله بن أبي الحباب، عن أم محمد الأنصارية، قالت: سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلم يقول: ”من قال عند مطعمه ومشربه: ”بسم الله خير الأسماء، بسم الله رب الأرض والسّماء، بسم الله الّذي لا يضر مع اسمه شيء، لم يضره ما أكل وشرب“.

(الإصابة في تمييز الصحابة بتحقيق عادل وعلی: 472/8، ت: 12249)

❁ تنبیہ:

التاریخ الکبیر للبخاری میں ”سُلَيْمَان بْن عَبْد الله بن عتريس بن قيس“ لکھا ہوا ہے۔

دیکھیں: (التاريخ الكبير: 21/2، ت: 1829، الطبعة: دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد، الدكن وبتحقيق مصطفى عبد القادر: 42/4، ت: 4723)

جبکہ:

(1) امام ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 327ھ) (بيان خطأ البخاري بتحقيق المعلمي، ص: 38، ت: 173)

(2) امام ابن قطلو بغا رحمہ اللہ (المتوفی: 902ھ) (الثقات ممن لم يقع في الكتب الستة: 116/5، ت: 4781)

نے التاریخ الکبیر للبخاری ہی سے ”سُلَيْمَان بْن عَبْد الله بن عتريس“ نقل کیا ہے۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں جو سند نقل کی ہے، اس میں بھی ”سُلَيْمَان بْن عَبْد الله بن عتريس“ ہی ہے۔ نیز سلیمان بن عبد اللہ کے شاگرد بشر بن زیاد کے ترجمے میں بھی آپ نے ”سُلَيْمَان بْن عَبْد الله بن عتريس“ ہی لکھا ہے۔ والعلم عند الله تعالی.

بعد میں مجھے - ایک بھائی کے تعاون سے - التاریخ الکبیر کی ایک اور تحقیق دستیاب ہوئی۔ اُس میں ”سُلَيْمَان بْن عَبْد الله بن عتريس“ ہے۔

دیکھیں: (التاريخ الكبير بتحقيق محمد الدباسي وغيره: 580/4، ت: 4679)

❁ خلاصة التحقيق:

التاریخ الکبیر للبخاری میں موجود سند درست نہیں ہے۔ درست سند ”سلیمان بن عبد اللہ، عن عتریس، عن عبد اللہ بن مسعود“ ہے جیسا کہ امام ابو حاتم الرازی، امام ابن ابی حاتم الرازی کے قول اور مصنف ابن ابی شیبہ سے معلوم ہوتا ہے لہذا شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا بلا تحقیق یہ کہنا کہ ”سلیمان بن عبد اللہ کا سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع معلوم نہیں“ بلا شبہ مردود اور نا قابل التفات ہے۔ اللہ شیخ محترم کو اچھی طرح تحقیق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز رجوع کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

19- ربیع الاول- 1445ھ

06- اکتوبر- 2023ء